يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان

ترجمہ و تخریج
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.co.nr

Email: salafi.man@live.com

جید علماء دین کی توضیحات

کفار سے دوستی کرنے والوں کے بارے میں

اپنے اختیار سے دار الکفر میں رہنا "کفر" ہے:

پانچویں صدی ہجری کے عظیم فقیہ و مجتہد امام ابن حزم رحمہ اللہ دار الکفر سے ہجرت کرنے کے واجب ہونے پر گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

" مَنْ لَحِقَ بَدَارِ الْكُفْرِ وَالْحَرْبِ مُخْتَارًا مُحَارِبًا لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ بِهَذَا الْفِعْلِ مُرْتَدٌّ۔ لَهُ أَحْكَامُ الْمُرْتَدِّيْنَ مِنْ وُجُوْبِ الْقَتْلِ عَلَيْهِ مَتٰى قُدِرَ عَلَيْهِ وَّ مِنْ إِبَاحَةِ مَالِهٖ وَ انْفِسَاخِ نِكَاحِهٖ ۔ وَكَذَالِكَ مَنْ سَكَنَ بِأَرْضِ الْهِنْدِ وَالسِّنْدِ وَالتُّرْكِ وَ السُّوْدَانِ وَ الرُّوْمِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْخُرُوْجِ مِنْ هُنَاكَ لِثِقْلِ ظَهْرٍ أَوْ لِقِلَّةِ مَالٍ أَوْ لِضُعْفِ جِسْمٍ أَوْ لِامْتِنَاعِ طَرِيْقٍ فَهُوَ مَعْذُوْرٌ ۔ فَإِنْ كَانَ هُنَالِكَ مُحَارِبًا لِلْمُسْلِمِيْنَ مُعِيْنًا لِلْكُفَّارِ بِخِدْمَةٍ أَوْ كِتَابَةٍ فَهُوَ كَافِرٌ۔ وَقَالَ أَيْضًا رَحِمَهُ اللهُ: وَلَوْ أَنَّ كَافِرًا غَلَبَ عَلٰى دَارٍ مِنْ دُوْرِ الْإِسْلَامِ وَ أَقَرَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا عَلٰى حَالِهِمْ إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا الْمُنْفَرِدُ بِنَفْسِهٖ فِيْ ضَبْطِهَا وَهُوَ مُعْلِنٌ بِدِيْنٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ لَكَفَرَ بِالْبَقَاءِ مَعَهُ ۔ كُلُّ مَنْ عَاوَنَهُ وَ أَقَامَ مَعَهُ وَإِنِ ادَّعٰى أَنَّهُ مُسْلِمٌ۔"[63]

"جو شخص کسی ایسے علاقے میں چلا جائے جہاں کافروں کی حکومت اور کنٹرول ہے اور وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہیں علاوہ ازیں وہ شخص وہاں جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ اپنے ارادہ و اختیار کے ساتھ جاتا ہے اور وہاں جاکر قریب ترین مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہو جاتا ہے تو ایسا شخص ایسا کردار اپنانے کی بنا پر مرتد ہو جاتا ہے۔ اس پر وہ تمام احکام لاگو ہوں گے جو دین اسلام میں مرتدین کے بارے میں بیان فرمائے ہیں: مثلاً

① .... جب بھی بس چلے اور ممکن ہو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

② .... اس کا مال اپنے قبضہ اور استعمال میں لانا جائز ہے۔

③ .... مسلمان عورت سے اس کا نکاح کالعدم اور ختم ہو جائے گا۔

63 المحلی لابن حزم: 11/20

اسی طرح وہ مسلمان جو سرزمین ہند، سند، ترکی، سوڈان، جرمنی یا یورپ وغیرہ کسی کافر ملک میں رہتا ہے مگر ذمہ داریوں کے بوجھ، مالی پریشانی، جسمانی کمزوری یا راستے کی کسی رکاوٹ کی بناء پر وہاں سے ہجرت کرنے کی طاقت اور استطاعت نہیں رکھتا۔ایسا شخص تو واقعتا مجبور اور معذور ہے۔" (لیکن اگر وہ ان ممالک میں رہتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائے، کافروں کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے ان کا مددگار اور معاون بن جائے، کافروں کے حق میں کتابیں لکھے مضامین تحریر کرے اور لوگوں کی ذہن سازی کرے تو بلاشبہ ایسا شخص کافر ہے۔)

(امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:)

"اگر کوئی کافر مسلمانوں کے علاقوں میں سے کسی علاقے پر یا مسلمانوں کے ممالک میں کسی ملک پر قبضہ کر لے۔وہاں کی مسلمان آبادی کو ان کے علاقوں اور گھروں میں ہی رہنے دے۔(جس طرح آج کل افغانستان اور عراق وغیرہ میں امریکہ نے طرز عمل اختیار کیا ہوا ہے)وہ کافر ان مسلم ممالک کا اپنے آپ کو اصل مالک سمجھتا اور کہتا ہو۔ان کا مکمل کنٹرول اور تسلط اس قابض وغاصب کافر ملک کے پاس ہی ہو، وہاں وہ علی الاعلان غیر اسلامی نظام نافذ اور لاگو کرنے کا دعویدار ہو۔ایسی صورت حال میں جو شخص بھی اس کافر ملک کا ساتھ دیتا ہے۔اس قابض وغاصب ملک کا تعاون کرتا ہے، وہاں اپنی رہائش اختیار کرتا ہے تو وہ شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود مرتد ہو جائے گا۔" (امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے قول اور فرمان سے یہ بات کس طرح واضح ہو رہی ہے کہ جو شخص بھی کافر حکمرانوں کا ساتھ دیتا اور تعاون کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔وہ خواہ کسی بھی نوعیت کا ہو۔وہ شخص اگرچہ اسلام کے بعض احکام پر عمل پیرا ہو اور بعض عبادات اور شعائر اسلام کو بجالانے والا ہو۔اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرد سمجھتا ہو۔مگر وہ قرآن وسنت کی روشنی میں کافر ہی گردانا جائے گا۔

افراد اپنی نیتوں پر اٹھیں گے:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ایک حدیث کو بیان فرماتے ہیں:

﴿كَانَ إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ﴾[69]

"جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔(اگر کوئی ان میں نیک ہوگا تو ثواب کا حقدار ٹھہرے گا جو باقی ہوں گے وہ عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے)"

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَ يُسْتَفَادُ مِنْ هٰذَا مَشْرُوْعِيَّةُ الْهَرْبِ مِنَ الْكُفَّارِ وَ مِنَ الظَّلَمَةِ لِأَنَّ الْإِقَامَةَ مَعَهُمْ مِنْ إِلْقَاءِ النَّفْسِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، هٰذَا إِذَا لَمْ يُعِنْهُمْ وَلَمْ يَرْضَ بِأَفْعَالِهِمْ فَإِنْ أَعَانَ أَوْ رَضِيَ فَهُوَ مِنْهُمْ"[70]

"اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ کافروں اور ظالموں کے علاقہ اور ملک سے بھاگ جانا چاہیے یعنی کفر و ظلم والی سرزمین سے نکل جانا چاہیے۔ کیونکہ کافروں اور ظالموں کے درمیان رہائش اختیار کرنا اور زندگی گزارنا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ معاملہ تو اس وقت ہے جب کوئی ان کافروں اور ظالموں کا تعاون نہ کرے اور ان کافروں اور ظالموں کے اقدامات اور کاروائیوں کو ناپسند کرتا ہو۔ ایسی صورت میں سرزمین کفر و ظلم سے رخت سفر باندھ جانا بہتر اور مناسب ہے لیکن اگر کوئی کلمہ گو اور مسلمان شخص باقاعدہ ان کافروں اور ظالموں کا تعاون کرنے لگ جائے اور ان کی کاروائیوں اور اقدامات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگ جائے پھر تو وہ ان کے حکم میں شامل ہوگا۔ جو معاملہ اور انجام دنیا وآخرت میں ان کافروں اور ظالموں کا ہوگا وہی ان اس تعاون کرنے والے اور ان کی کاروائیوں پر خوش ہونے والے کا ہوگا۔"

ہمہ گیر فتنہ سے بچو:

---

69 صحیح البخاری=کتاب الفتن: باب أنزل الله بقوم عذابا، الحدیث:1708، صحیح مسلم=کتاب الجنة وصفة نعيمها: باب الامر بحسن الظن بالله تعالى، الحدیث:2879۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔

70 فتح الباری: 13/61

"مشرکوں کی مدد کرنا اور مسلمانوں کے خلاف ان کا کسی بھی طرح تعاون کرنا نواقض اسلام میں سے ہے۔" اس کی دلیل سورۃ المائدہ کی آیت:۵۱ میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:"اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہِ ہدایت نہیں دکھاتا"

کفار کے ہاں ان کے دوش بدوش زندگی کفر ہے:

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب مزید وضاحت فرماتے ہیں:

اِنْ كَانَتِ الْمُوَالَاةُ مَعَ مَسَاكِنَتِهِمْ فِيْ دِيَارِهِمْ وَ الْخُرُوْجُ مَعَهُمْ فِي قِتَالٍ وَنَحْوَ ذَالِكَ فَاِنَّهُ يُحْكَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا بِالْكُفْرِ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى ﴿وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّه، مِنْهُمْ﴾، وَقَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾[73]

"یہ بات اپنی جگہ بجا ہے کہ کافروں کے ساتھ اس طرح کے دوستانہ مراسم قائم کرنا کہ ،ان کے گھروں اور علاقوں میں ان کے دوش بہ دوش زندگی گزارنا اور ان کے شانہ بشانہ ہو کر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کرنا وغیرہ ،ایسے امور اور معاملات ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر کفر کا حکم لگے گا۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ المائدہ کی آیت:۵۱ میں ارشاد فرمایا ہے:"تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہی میں سے ہو گا۔" اسی طرح سورۃ النساء کی آیت:۱۴۰ میں ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم تار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگ جائیں ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے"

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

[73] مجموعة التوحيد:75